

حلاق شوارب مسئلہ

کتب شریف

العمرزادہ سیفی الرحمن

میرزا علی

حمدہ مسٹر محمد حسنی ائمہ احمدی

ڈاکٹر محمد رفیع حسنی

بنام

اردو ترجمہ

مسئلہ حلقہ سبان

یعنی

شوالوار کوخنوں سے اور پر کھنگ کا مسئلہ

تالیف حضرت مفتی احمد الدین توکیر وی سیفی

ناشر ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلیکیشنز

آستان عالیہ راوی ریان شریف لاہور 0321-8401546

مسئلہ حلق الشوارب (لبیں موئذنا)

محبوب بحاح، مجدد دوران، سرفراز مقام صدیقیت و عبدیت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک

پیر ارجمند خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کا مکتب شریف

بنام

سراج السالکین شیخ العلماء والفقیہ

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ۔ ذاکر تنویر نسب سیفی

جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیست

مسئلہ جزء الاسبال

یعنی

شلوار کوٹخونوں سے اوپر رکھنے کا مسئلہ

تألیف

حضرت مفتی احمد لدین توکریوی سیفی

ناشر: مکتبہ محمد یوسفیہ حسین ناون راوی ریان شریف لاہور

بِظَلِيلِ الْحَمَایَتِ

محبوب بسحال مجدد دور اس قیوم زمان امام خراسان
حضرت اخندزاده سیف الرحمن پیر ارجمند
مبارک دامت برکاتہم العالیہ
زیب آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ
سهروردیہ چشتیہ قادریہ فقیر آباد شریف بندرود لاهور

بِظَلِيلِ حَمَایَتِ

من دروم اپلسنت عاشق ماہ رسالت
شیخ العلماء والاتقیاء
حضرت میاں محمد سیفی خنی ماتریدی
دامت برکاتہ العالیہ
زیب آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ
حسین ٹاؤن راوی ریان شریف لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہے

نام کتاب۔

اشاعت:

طبعات:

معاون طباعت:

ناشر:

ہدیہ:

ملنے کے پتے

مکتبہ سیفیہ آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ فقیر آباد (لکھوڑہ بند روڈ لاہور)

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

آستانہ توکرہ سیفیہ گل نشاں پارک بھوپھتیاں رائے نڈلا ہور

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ نادر آباد لاہور کینٹ

آستانہ عالیہ گلزاریہ سیفیہ چونگلی امر سدھوا ہور

مسئلہ حلق الشوارب (لبیں مونڈنا)

مکتب شریف

محبوب بجا، مجدد دوراں، سرفراز مقام صدقیت و عبادیت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک

پیر ارجمند خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

بنام

سراج السالکین شیخ العلماء و اتقیا

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ:- ڈاکٹر تنور یزدی سیفی

جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ حلق شوارب (لبیں موئذنا)

کسی سالک نے یہ مسئلہ (یعنی لب کو موئذنا) پر طریقت را ہبر شریعت شیخ الشیوخ حضرت میاں محمد خنی سیفی ماتریدی کو خط لکھا کہ لبیں موئذنا منوع اور بدعت ہے لہذا اسے ترک کرنا چاہیے) اسے بدعت اور منوع قرار دیا اور رسید دو حوالے پیش کیے۔

نمبر۱: لبس منام من حلق الشارب (الحدیث) وہ ہم سے نہیں جو لبیں موئذنے (غینیۃ الطالبین ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

نمبر۲: والسنۃ نقصیر الشارب فحلقه بدعة۔ لبوں کا پست کرنا سنت اور سنہ آنے بدعت ہے (روح البیان ص ۲۲۷)

مجد عصر ۱۳۲۲ھ ق، قیوم زماں فقیہ العصر شیخ الشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی جانب میں پیش کیا تو آپ نے درج ذیل افتادہ صادر فرمایا۔

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله

وصحبه وسلم

عزیزم حضرت میاں محمد خنی سیفی ساکن راوی ریان لاہور

اسلام علیکم و علی من لدیکم و السلام علی من اتبع الہدی
علی عبادہ الذین اصطفی
مسئلہ اول:

غیتۃ الطالبین ﷺ کا جو حوالہ درج ہے انگی ولایت و بزرگی مسلم ہے لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اپنے مذهب کے ثقہ ہیں ۱۷۲ ق ھ میں ان کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن ہم امام الائمه سراج الامم امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو فی کے مقلد ہیں۔

منقول ہے کہ مقلد کیلئے اپنے امام کا قول ہی جھٹ ہوتا ہے ہم مقلدین کیلئے دوسرے امام کے قول پر بلا ضرورت عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اس کے متعلق ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں۔

فاما المقلد فانما ولاء لبيكير بمذهب ابي حنيفة فلا يملك المخالفه فيكون معزولاً بالنسبة الى ذلك الحكير (رد المحتار ص ۳۲ ج ۳) (جدید ایڈیشن ص ۲۵۸ ج ۵) مقلد کو قاضی صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے امام ابو حنیفہ کے مذهب کے مطابق فیصلہ کرے آپ کے مذهب کی وہ مخالفت نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو وہ اس فیصلہ میں معزول ہو گا۔

علامہ ابن نجیم مصری جنکا لقب ثانی ابو حنیفہ ہے شرح کنز الدقائق کتاب المفقود میں رقمطراز ہیں والعجب من المشائخ المشائخ کیف یختارون خلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفہ (بحر الرائق ص ۱۶۵ ج ۵) ان مشائخ پر تعجب ہے ظاہر مذهب کے خلاف اختیار کرتے

ہیں (فتاویٰ دیتے ہیں) جبکہ ابوحنیفہ کے مقلدین کے لیے صرف آپکی ہی اتنا لازم ہے نہ کہ کسی دوسرے مذہب کی۔ (نفع المائل فی متفرقات المائل ص ۳۲ صد مسائل قاری)

حصہ دوم:

کہ روح البیان میں ہے بیوں کا تراشناست اور مومن نا بدعت ہے
روح البیان کے مصنف علوم ظاہری و باطنی کے جامع اور جمیع علوم کے منبع مولانا الشیخ اسماعیل حقی برہوسی قدسۃ السرارہ ہیں روم میں پیدا ہوئے اور سن وفات ۱۱۳۷ھ ق ہے۔

یہ حضرت نہ طبقہ مجحدین فی شرع سے ہیں نہ ہی طبقہ مجتهدین المذهب، نہ مجحدین فی المائل نہ اصحاب تخریج، نہ اصحاب ترجیح اور نہ مفتی فی المذهب ہیں۔

وقد استقر رانی الاصولیین ان المفتی هو المجتهد (در المختار ص ۱۵ ج ۱ اور جدید مطبوعہ ص ۶۹ ج ۱)۔

دوسرے مقام پر علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں
لَا بد للْمُفْتَى أَن يَعْلَمْ حَالَ مَن يَقْتَلُهُ وَلَا يَكْفِيهِ مَعْرِفَتُهُ بِاسْمِهِ
وَنَسْبِهِ بَل لَا بد مِنْ مَعْرِفَتِهِ فِي الرِّوَايَةِ وَدَرْجَتِهِ فِي الدِّرَايَةِ وَطَبَقَتِهِ
مِنْ طَبَقَاتِ الْفُقَهَاءِ لِيَكُونَ عَلَى بَصِيرَةٍ بَيْنَ الْفَانِلِينَ الْمُتَخَالِفِينَ
فِدْرَةٌ كَافِيَّةٌ فِي النَّرْجِيْعِ بَيْنَ الْفَوْلِينَ الْمُتَعَادِضِينَ (رد المختار ص ۷۵ ج ۱
جدید مطبوعہ ص ۷۷ جلد ۱)

مفتی کیلئے ضروری ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کس کے قول پر فتویٰ دے رہا ہے صرف اسکے نام و نسب سے واقفیت کافی نہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہو کہ روایت اور درایت (عقل و فہم)

میں وہ کون سے درجہ میں ہے اور طبقات میں سے وہ کون سے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے تا کہ دو مخالف اقوال کے درمیان امتیاز کر سکے اور دو متعارض اقوال کے مابین ایک قول کو ترجیح دینے میں قدرت کامل رکھتا ہو۔

پھر اسکے بعد متصل ہی ابن عابدین نے طبقات فقهاء بیان کیے ہیں کہ وہ سات ہیں۔

نمبر۱- الاولی طبقة المجتهدين في الشرع كالانعة الاربعة شریعت میں مجتهدین جیسے ائمہ اربعہ (امام ابو حیفہ، مالک بن انس، محمد بن اوریس شافعی، امام احمد بن حبیل وغیرہم

نمبر۲- الثانية طبقة المجتهدين في المذهب کابی یوسف و محمد سائر اصحاب ابی حنیفة الفادرین علی استخراج الاحکام من الادلة علی مقتضی القواعد۔ مذهب کے مجتهدین جو احکام شرعیہ کو دلائل شرعیہ سے استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان قواعد کے مطابق جو اُنکے امام نے احکام کے متعلق مقرر کئے ہیں اگرچہ فردی مسائل میں اپنے امام کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن زیاد وغیرہم۔

الثالثة نمبر۳ طبقة المحدثین في المسائل التي لانص في عن صاحب المذهب۔ ان مسائل کو حل کرنے والے جو اپنے امام سے منصوص نہیں جیسے امام ابو جعفر، خصاف، ابو الحسن کرخی، شمس الائمه سرسی اور قاضی خان وغیرہم جیسے الرابعة نمبر۴ طبقة اصحاب التخریج من المقلدین۔ مقلدین میں سے جو محمل اور بھم مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ابو بکر رازی، کرخی وغیرہم

نمبر ۵- الخامسة طبقة اصحاب الترجيح من المقلديين وہ طبقہ جو بعض سائل اور بعض اقوال کو دوسرے بعض پر ترجیح دے سکے۔ ابو الحسن قدوری صاحب ہدایہ علی بن برہان وغینانی وغیرہما جیسے وہ کہتے ہیں مذا اولی مذا اصح درایہ مذا اوفق للناس۔

نمبر ۶- السادسة طبقة المقلديين القادرین على التمييز بين الأقوى والثقوى وظاهر الرواية والنادرة مقلديں فتحہا، کا وہ طبقہ جو صحیح، ضعیف، قوی، اقوی، ظاہر الروایت اور نادر کے درمیان فرق کر سکے۔ جیسے صاحب کنز، صاحب در مختار، صاحب وقاریہ وغیرہم

نمبر ۷- السابعة طبقة المقلديين لا يقدرون على ما ذكر ولا يفرقون بين الغث والسمين
مقلديں کا طبقہ جو مذکورہ بالا امور میں نہ ہو صرف اقوال کا ناقل ہو (رد المحتار ص ۷۷ ن
اجدید مطبوعہ)

علامہ سید احمد طحاوی حنفی جو کہ طبقات مجتهدین سے تعلق رکھتے ہیں وہ در مختار کی شرح میں رقمطراز ہیں ”دفع في بعض العبارات النعير بالقص و في بعضها النعير بالحلق ففي الهندية ذكر الطهاوى في شرح الآثار ان قص الشادب حسن و تفسيره ان يوخذ منه حتى ينقض من الا طار و هو
الطرف الاعلى من اللغة العليا فالحلق سنة وهو احسن من القص هذا قوله رحمة الله تعالى عليه و صاحبيه و كذا في الصحیط الرخسى و عبارة المجتبى و حلق الشادب بدعة و السنة فيه القص

صح حلقة سنۃ نسبة الی ابی حنفیۃ و صاحبیہ (طحاوی علی در المختارص
۲۰۳ ج ۲)

بعض عبارات میں لبوں کی تراشنا کو قص سے تعبیر کیا ہے اور بعض میں طلق (مونڈنے) سے تعبیر کیا گیا ہے فتاویٰ ہندیہ (عالیگیری) میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ لبوں کے بالوں میں قص کرنا حسن ہے اور اسکی تفسیر کہ اوپر والے ہونت کے اوپر والے بالوں کو اتنا باریک اور کم کیا جائے کہ چڑا نظر آئے اور ان کا مونڈنا سنت ہے اور یہ تراشنا سے احسن ہے یہ امام ابو حنفیہ اور صاحبین (ابو یوسف، امام محمد) تینوں آئمہ کا قول ہے اور اسی محیط سرخی میں ہے اور مجتبی کی عبارت ہے لبوں کا مونڈنا بدعت ہے اور قص سنت ہے لیکن طلق (مونڈنے) کا سنت ہونا صحیح ہے یہ قول امام صاحب اور صاحبین کی طرف منسوب ہے۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ شرح معانی کی عبارت اور احادیث کے الفاظ پہلے نقل کردیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا)

نمبر ۱ - دو اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا لا احفو الشوارب واعفو اللحی کہ لبوں میں احفاء نہ (جزوں سے) اکھیزنا کرو اور راذیوں کو بڑھاؤ۔

نمبر ۲ - حضرت انس کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے ”ولا ت شبوا بالیہود“ اور یہود سے مشابحت نہ کرو۔

نمبر ۳ - ابو هریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جزو الشوارب واد خوا واعفو اللحی“ (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لبوں کو پست کرو اور داڑھیوں میں نرمی کرو یا فرمایا اگر کو بڑھاؤ۔ (شرح معانی الآثار من
نمبر ۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ”الفطرة
خمس الختان والا ستحداد وقص الشادب تقلیر الا اظفار وتنف
الابط“ (متفق علیہ بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ و مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) پانچ چیزیں فطرت سے
ہیں ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال موٹنا، لب کا تراشنا، ناخن کائیں اور بغل کے بال نوچنے

نمبر ۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ دس
چیزیں فطرت سے ہیں

قص الشادب واعفاء اللحبة والسواك واستنساق الماء وقص الا اظفار
وغسل البرداجمر وتنف الابط وحلق العانة وانتفاص الماء قال
ذكري يا قال مصعب ونسبت العاشرة الا ان تكون المضضة (مسلم
ص ۱۲۹ ج ۱)

لب تراشنا، داڑھی بڑھانا، سواک کرنا، پانی سے ٹاک صاف کرنا، ناخن کائیں،
شرمگاہ کا دھونا، بغل کے بال نوچنے، شرمگاہ کے بال موٹنے اور استخناء کرنا ذکر یا بن
ابی زائدہ مصعب سے بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا ممکن ہے کہ کلی کرنا ہوا سی
حدیث کو امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (مذکورہ بالاحوال)
حافظ الحدیث شیخ ابن حجر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں

اما القص فهو الذي في اكثرا الاحاديث كما هنا وفي حدیث
عائشہ و انس كذا لك كلاما عند مسلم وكذا حدیث حنظلة

عن ابن عمر في أولى الباب ورد الخير بلفظ الحلق وهي رواية
 النسائي عن محمد بن عبد الله بن يزيد عن سفيان بن عيينة
 بسند هذا الباب رواه جهود أصحاب عيينة بلفظ الفص وكذا ساندر
 روايات عن شيخه الذهري ورفع عند النسائي من طريق سعيد
 المغيرة عن بن هريرة بلفظ تقصير الشارب نعم رفع الابدا
 بـ شعر لأن رواية الحلق محفوظة كحديث العلاء بن عبد
 الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة عند مسلم بلفظ "جزوا
 الشوارب وحدث ابن عمر المذكورة في الباب الذي يليه بلفظ
 أحفوا الشوارب وفي الباب الذي يليه بلفظ وانهكوا الشوارب لفظ قص
 أكثر أحاديث میں مردی ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے امام مسلم کی دو روایات حضرت
 عائشہ اور انس میں بھی قص مذکور ہے اس باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر کی روایت
 میں بھی قص ہے اور امام نسائی نے حلق (موئذنا) کی روایت اپنی سند سے ابن عینیہ سے
 بیان کی ہے وہ سند باب کی ابتداء میں مذکور ہے محمد بن عبد الله بن يزيد کے علاوه دیگر
 اصحاب جمہور اصحاب ابن عینیہ نے قص ذکر کیا ہے اور اسکے شیخ امام زہری سے جو
 روایات ہیں ان میں بھی قص ہی مذکور ہے اور جو اس سے معلوم ہوا کہ حلق کی روایت
 محفوظ ہے علاء بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جو الفاظ نقل کے ہیں
 جزو الشوارب اور باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ احفو
 الشوارب اور آئندہ باب میں آرہا ہے اس میں ہے "انهكوا الشوارب" "احفاء"
 انہاک، تقصير، حلق) ان تمام الفاظ کا مفہوم بنائے ہے اور دائیں لب پر اگنے والے بالوں
 کے ازالہ میں خوب مبالغہ کرے (فتح الباری ص ۲۸۵ ج ۱۰)

ملاعی قاری خفی فرماتے ہیں

الشارب کہتے ہیں اور والے ہونٹ پر اگنے والے بالوں کی السادب الشعر
الثابت علی طرف الشفة العلبا۔ اور نسائی کی روایت میں حلق الشارب اور تقصیر
الشارب ہے امام نوری نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ لب کے بالوں کو اتنا تراشا جانے کہ
اس کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور احفو کا معنی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے
بالوں کو دور کر دیا جائے۔

قطبی کہتے ہیں فص السادب ان يأخذ ماطال على الشفة بحسب لا
يؤذى الاكل ولا يجتمع فيه الوسخ کہ قص الشارب کا معنی ہے کہ لب سے
لمبے ہونے والے بالوں کو کاث دیا جائے تاکہ کھانے والے کو اذیت نہ دے اور نہ اس
میں میل کچیل جمع ہو اور کہا کہ احفاء کا معنی بھی یہی ہے جڑوں سے ختم کرنا نہیں یہ امام
مالک کا مذہب ہے وذهب الکروفیون ای بعضہمہم الی انه الاستنصال
کوفیون کا مذہب استنصال (جڑوں سے ختم کرنا) ہے تمام کوئی مراد نہیں بلکہ بعض اور
طبری نے کہا دونوں میں اختیار ہے جسے چاہے کرے اور اہل لفت کے نزدیک احفاء کا
معنی جذر سے اکھیزنا ہے اس طرح نحک کا معنی بھی بال دور کرنے میں مبالغہ کرنا ہے
چونکہ سنت سے دونوں چیزیں ثابت ہیں لہذا کوئی تعارض نہیں قص میں بعض کا ختم کرنا
اور احفاء میں سب کو ختم کرنا اور دونوں ہی ثابت ہیں اور امام عسقلانی نے دونوں میں
اختیار کو ترجیح دی ہے کہ دونوں ہی احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں اسی طرز امام سیوطی
نے تحقیق کی ہے (مرقات ص ۲۸۹ ج ۸)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں

اَنَّهُ اَحَادِيثَ مِنْ قُصٍّ هُوَ نَسَائِيُّ نَسَائِيٌّ نَّهَىٰ حَلْقَ الشَّارِبِ اَوْ تَقْصِيرَهُ رَوَاهُتْ كَيْمَانُ مُسْلِمٍ نَّهَىٰ جَزْ اَوْ قُصٍّ

روايت کیا امام بخاری نے اس باب میں قص اور اگلے باب میں نحک روایت کیا ہے جن سے مقصود ازالہ میں مبالغہ ہے احفاء کا معنی ازالہ اور استقصاء ہے انہاک کا مبالغہ فی الا زالہ ہے اور جز کا معنی اتنا کم کرنا کہ چھڑا نظر آئے۔

(ارشاد الساری ص ۳۶۲ ج ۸)

اممہ اربعہ کے مذاہب: امام ابو جعفر احمد طحاوی خفی فرماتے ہیں امام مالک اور اہل مدینہ قص کو احنااء پر ترجیح دیتے ہیں طق اور احفاء مثلہ جو کہ منوع احناف کا مسلک: امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں قص پست و کوتاہ کرنا حسن اور احفاء افضل و احسن ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔

صحابہ کرام: عثمان بن عبد اللہ بن رافع مدفن فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی رافع بن خدنج، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع تمام لبوں میں احفاء کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی، رافع بن خدنج، سہل بن سعد و عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم لبوں کا احفاء (جزوں سے اکھیزتے تھے) کرتے تھے۔

ثیر واشر: عثمان بن ابراهیم حلی (حاطی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ ابؤں کو اتنا کوتاہ کرتے تھے گویا کہ انہیں نوچتے ہیں۔ (شرح معانی الآثار ص ۲۲۵، ۲۲۶ ج ۲)

امام شافعی: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی سے اس

بارے میں کوئی منصوص شنسی نہیں دیکھی البتہ اسکے اصحاب میں سے جن کو میں نے دیکھا ہے جیسے شیخ مزنی اور ربیع وغیرہما کو وہ احفاء کرتے تھے میرے خیال میں انہوں نے آپ کو دیکھ کر یا آپ کے متعلق یہ قول پڑھ کر ہی یہ عمل کرتے ہوں گے۔

اور ابن عربی نے عجیب بات کہی کہ کہ انہوں نے امام شافعی سے نقل کیا "انہی سنت حلب حلق الشادرب" امام شافعی کے نزدیک لبوں کا موئذنا مستحب ہے۔

امام طحاوی نے لکھا ہے امام ابو حنفیہ اور صاحبین (ابو یوسف، محمد) کے نزدیک حلق ہے۔

امام احمد بن حبل: اقوم نے بیان کیا کہ "وَكَانَ أَحْمَدَ بْنُ حَنْفَيَةَ احْفَاءَ شَدِيدًا" امام احمد بہت سخت احفاء کرتے تھے۔ اور یہ نص ہے کہ قص سے احفاء افضل ہے۔

کوفیوں کے نزدیک جزو احفاء کا معنی استھصال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں کا معنی لب سے جو بے ہوں انکا تراشنا اور بعض علماء دونوں کے درمیان اختیار کے قائل ہیں (جو چاہے کرے) امام طبری نے اسکو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور کوفیوں کا قول نقل کیا اور اہل لغت سے نقل کیا کہ احفاء کا معنی استھصال ہے۔

پھر طبری نے کہا سنت دونوں امور پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں تعارض بھی نہیں کیونکہ قص میں بعض کا اخذ ہے اور احفاء میں کل کا اخذ لبذا یہی مختار ہے کہ دونوں احادیث صحیح مرفوہ سے ثابت ہیں۔

پھر ابن حجر نے یہی طبرانی کے حوالہ سے نقل کیا کہ سر جیل بن مسلم خولاںی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ لبوں کو کوتاہ کرتے تھے ابو امامہ با حلی مقدام بن معدی کرب کدنی، عتبہ بن عوف سلمی، جاجج بن عارم تمالی اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہم تھے۔

بیہقی و طبرانی نے عبد اللہ بن ابی رافع کے حوالہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، ابن عمر رافع بن خدنج، ابو اسید انصاری، سلمہ بن اکوع اور ابوبالفاظ اپنی لبوں کو خوب تاہ کرتے تھے۔ نہ کوئی کا حلق موئذن کی مانند (هذا القطری، یہ طبری کی روایت کے الفاظ ہیں)

طبری نے عروہ، سالم، قاسم اور ابو مسلمہ کی اسناد سے لکھا ہے ”انہر کانوی حلقوں شوادیہم“ اپنی لبوں کو موئذن تھے (مختصر فتح الباری ص ۲۸۶ ج ۱۰)

علامہ بدرا الدین عینی حنفی رقمطراز ہیں

بل یستحب احفاء الشوارب و نرائے افضل من قصها کہ امام طحاوی نے کہا دونوں نے کہا احفاء شوارب مستحب ہے بلکہ یہ قص سے افضل ہے فلت اراد بقولہ الآخرون جمہود السلف منہم اهل الكوفة ومکحول و محمد بن عجلان و نافع مولیٰ ابن عمر و ابو حنیفہ و ابو یوسف و محمد درہم اللہ فانہم قالوا المستحب احفاء الشوارب و موا افضل من قصها و دروی ذالک من فعل ابن عمر وابی سعید خدری و رافع بن خدیج و سلمہ بن اکوع و جابر بن عبد اللہ وابی اسید و عبد اللہ بن عمر و ذکر ذالک کلمہ ابن ابی شیبہ باسناد هر البیہم (عدۃ القاری ص ۳۳ ج ۲۲)

میں کہتا ہوں کہ طحاوی کے قول الآخرون سے مراد جمہور سلف ہیں جن میں سے اہل کوفہ، مکحول، محمد بن عجلان حضرت ابن عمر کے غلام نافع، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد بھی ہیں حضرت ابن عمر کے فعل سے ابو سعید خدری، رافع بن خدنج، سلمہ بن اکوع، جابر بن عبد اللہ ابی اسید اور عبد اللہ بن عمر سے یہ عمل مروی ہے۔ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے

ساتھ اگئے عمل کو روایت کیا ہے۔ (القاری ص ۳۸ ج ۲۲)

اتوال فقهاء:

علامہ ابوالاسفار علی محمد صاحب نے انفع الوسائل فی متفرقات السائل میں، اس سوال "لبوں کا تراشناست ہے یا بدعت ہے" کے جواب میں شرح مخلوٰۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری خنی فرماتے ہیں (مرقات ص ۳۰۱) کہ اس میں تین قول ہیں (نبرا مکرہ نمبر ۲)

oram نمبر ۳ سنت:

oram اس بناء پر کہتے ہیں کہ یہ مثلاً کی ایک شکل ہے اور یہ oram ہے شرح سفر السعادت ۳۹۳ اور نودی شرح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) میں ہے یہ امام مالک کا قول ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ مذهب خنی میں لبوں کا موٹڈنا اس کا افضل ہونا محل تردد ہے اس مذکورہ کتاب کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کوتاہ کرنا یعنی قص ہے چنانچہ ہدایہ کی کتاب الحج باب الجنایات میں بھی یہی مذکور ہے۔

لیکن یہ کلام قابل تحقیق ہے کیونکہ فتح القدر شرح ہدایہ ص ۳۳۶ ج ۲ میں ہے صاحب کتاب نے وان اخذ من شابہ فعلیہ طعام ر حکومۃ عدل (جس سے لبوں سے بال اخذ کے تو اسریر عادل کے فیصلہ کے مطابق طعام ہے) کہا ہے اور خلق شادیہ (اگر لب موٹڈے) نہیں کہا اس لیے کہ ہمارے کچھ فقهاء فرماتے ہیں اگر لب کا طلق کیا تو دم لازم نہیں آتا کیونکہ یہ داڑھی کا کچھ حصہ ہے لب اور داڑھی ملکر ایک مکمل عضو بنتا ہے اور صرف لب عضو کے چوتھائی حصے سے کم ہیں۔

اس صفحہ پر کچھ آگے رقمطراز ہیں

صاحبہدایہ کا حلق کی بجائے اخذ کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود امام طحاوی کا رد ہے حلق سنت نہیں اخذ اور قص سنت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے تینوں ائمہ (ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد) کے نزدیک حلق احسن اور افضل ہے اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک قص سنت ہے۔

اور مصنف نے امام محمد کی الجامع الصیغر سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے (قص والا) قص حلق سے عام ہے اس لیے کہ حلق بھی اخذ میں شامل ہے اور جو اخذ میں شامل نہیں اے نتف (نوچنا) کہتے ہیں۔

اگر مصنف کی مراد ہے کثرت استعمال میں قص حلق کو شامل نہیں تو اسے ہم تسلیم نہیں کرتے اگر تسلیم کر بھی لیں تو امام محمد کا الجامع الصیغر میں سنت کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت ہے خواہ تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو اسی لیے بغل کے موہنے کا ذکر کیا اور اسکا سنت ہونا بیان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو مقصود صرف ازالہ ہے جس طرح بھی ازالہ ہو سکے اس پر حکم معین ہو جائیگا۔

باتی رہا ہے کہ حدیث شریف پانچ چیزوں فطرت سے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی تو اس میں قص الشارب کا لفظ ہے تو یہ حلق کے منافی نہیں کیونکہ استعمال میں مبالغہ ہے بخاری و مسلم کی حدیث احفوا الشوارب قطع میں مبالغہ کرنا مقصود ہے جس طرح بھی حاصل ہو یقینی سے ہو یا استرے البتہ استرے سے مبالغہ فی الا زالہ آسان ہے۔

امام طحاوی کا بھی مقصد یہی ہے جس طرح بھی ہوا زالہ میں مبالغہ کرنا ہے اور اہل حرف کے نزدیک قص حلق کو بھی شامل ہے اسکو کہتے ہیں قص الحکاۃ۔

اور عنایہ شرح بدایہ علی حاشیہ فتح القدر سفحہ مذکورہ میں ہے کہ بعض متاخرین کے نزدیک

کوتاہ کرنا سنت ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری فرماتے ہیں
امام طحاوی نے احادیث مذکورہ بالا کی روایات کے بعد ان احادیث متعارضہ کے مابین
یوں تطیق ہو گی کہ احفاء قص سے افضل ہے پھر باب حلق الشارب عنوان دینا پھر اسکی
طرف مشیر ہے۔ اور احفاء اتنا ہو کہ حلق کی طرح ہو جائے۔ (جس طرح آجکل باریک
میں کے ذریعے چھوٹے کئے جاتے ہیں اور وہ حلق کی طرح ہی ہو جاتے ہیں) اور
مخار میں ہے حلق سنت ہے اور باریک کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں حلق قص سے
حسن ہے اور یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے (بنایہ شرح ہدایہ
ص ۲۵۵ ج ۳)

ابن حامم اور صاحب عنایہ کے اقوال معتمدہ تصریح کر رہے ہیں کہ قص بعض فقهاء
احتاف کا قول ہے

علامہ ابن نجیم بنکا القطب ثانی ابوحنیفہ ہے شرح کنز میں وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز
ہیں کہ صاحب ہدایہ نے امام محمد کے قول جو کہ الجامع الصیغہ میں مذکور ہے سے گمان کیا
ہے کہ کوتاہ کرنا سنت ہے اور امام طحاوی جو کہ حلق کے طرفدار ہیں کا رد کیا ہے لیکن
صاحب ہدایہ کا یہ گمان درست نہیں کیونکہ الجامع الصیغہ میں زیر بحث قول میں سب کا
سنت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت اور اس کا حکم بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح بھی
لبوب کے بال دور کرے اور انکار کرے اس میں جنایت ثابت ہو گی (بحرارائق ص ۱۰۰ ج ۳)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی جو کہ مفتی بہ اقوال بیان کرنا اسکا مقصود ہے رقمطراز ہیں ذکر
الطحاوی ان الحلق سنت و نسب ذاتک الی العلماء الشاشه (در المختار کتاب الخطر والاباحة

وجاب الاستبراص ۲۸۹ ج ۵) الطحاوی نے ذکر کیا کہ حلق سنت ہے اور اس قول کی نسبت تینوں علماء کی طرف کی ہے۔

شیخ عبد الحق دہلوی کے مطابق امام طحاوی قد وہ العلماء علماء متقدمین سے ہیں مذهب خفی کو سب سے بہتر جانتے ہیں

اور علامہ عبدالحکیم لکھنؤی مزید فرماتے ہیں کہ امام طحاوی مجتهد ہیں اور ان کا مرتبہ امام ابو یوسف اور امام محمد سے کم نہیں (فوائد الحجۃ فی تراجم الحنفیہ ص ۳۲)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

امام طحاوی نے بیان کیا ہوں کا کوتاہ کرنا حسن ہے اور تراشنا افضل و احسن ہے اور امام صاحب اور صاحبین کا قول ہے۔ (عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵ باب الکرامیہ باب نمبر ۱۹)

محمد شہیر بدرا الدین یعنی شرح کنز میں فرماتے ہیں

کہ امام طحاوی فرماتے ہیں ہوں کا حلق (موئذنا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت اس حدیث کے مطابق احفوا الشوادرب اعفوا اللھی رواہ مسلم (ص ۱۲۹ ج ۱)

لبوں میں احفاء کرو اور داڑھیوں کو لمبا کرو (رمزمحقائق ص ۱۰۲ ج ۱)

امام زیلیعی نے حاشیہ کنز میں حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کو قص دالی حدیث پر ترجیح دی ہے ملاحظہ فرمائیے (حاشیہ زیلیعی علی کنز الاقاق ص ۵۵ ج ۲)

سوال آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک حلق افضل ہے جبکہ انہوں نے "شرح معانی الآثار" میں احفاء کو ترجیح دی ہے۔

جواب انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں کتب الکرامیہ کے تحت باب حلق الشارب

قام کیا ہے۔

اس میں مختلف الفاظ سے متعدد روایات جمع کی ہیں اور تحقیق کے بعد مزید حلق کو حدیث احفاء سے ثابت کیا ہے کیونکہ احفاء کا معنی استصال ہے جسکا اردو میں معنی ہو گا جز سے اکھیزنا، بخ و بن کرنا یہ اسی صورت میں ہو گا جب قص میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ حلق کی طرح نمایاں ہو۔

چنانچہ منتخب اللغات میں ہے احفاء بروت را بسیار گرفتن لبوں کا بہت زیادہ دور کرنا اور بسیار فارسی میں مبالغہ کے لیے آتا ہے امام طحاوی اس مقام کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ صحابہ کرام میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے کہ فعل سے نقل کرتے ہیں کہ احفاء اس حد تک ہو کہ نجف (نوچنا) محسوس ہو کہ لوگ گمان کریں کہ ہاتھ کے ذریعہ بغل کے بالوں کی مانند کیا ہوا ہے اور دوسری روایت ہے کہ چڑے کی سفیدی نظر آتی تھی۔ تیری روایت میں اشد احفاء مذکور ہے ان سب میں احفاء حلق کے بالکل مشابہ ہے احتاء اور حلق میں اتنا فرق ہے کہ احفاء قینچی اور مشین کے ذریعہ ہوتا ہے اور حلق استرا اور بلینڈ کے ذریعہ ابن عمر کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی احفاء مذکور ہے جیسا کہ پہلے شرح معانی الآثار، فتح الباری اور عمده القاری کے حوالہ جات میں مذکور ہیں اور قص کو بھی درست قرار دیا ہے اور کہا ہے قص حسن ہے اور تنہا حلق میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ امام طحاوی باب حلق الشوارب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ احفاء میں جو فضیلت ہے وہ قص میں نہیں۔

نیز امام طحاوی نے عقلی دلیل دی ہے کہ حج و عمرہ میں قصر سے حلق افضل ہے اس بنا پر بھی قص سے حلق و احفاء افضل ہونا چاہیے۔

امام ابو داؤد و سلیمان بن اشعث نے باب السوک من الفطرة کے تحت ام المؤمنین

حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی ہے عشر من الفطرۃ فص الشادب و اعفاء اللحیۃ (الحدیث) جو پہلے مسلم کے حوالہ سے نقل ہو چکی ہے قص الشارب پر حاشیہ میں مجھی نے فتح الباری سے ابن حجر کے کلام کا خلاصہ پیش کیا ہے اور طبری کے قول کو ترجیح دی کہ اس میں روایات متعددہ پر عمل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں۔ اسی وجہ کی وجہ سے اسی قول کو ہونی چاہیے کہ اس میں سنت پر محافظت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی اس پر عمل کر لے اور کبھی اس پر اور افراط سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد ص ۹ ج ۱ حاشیہ نمبر ۲)

اور صاحب کتاب حدیقۃ البرار الی طریقۃ الاخیار نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔
شرح معانی الآثار کا پورا باب نقل کیا ہے اور محیط السرخی کا حوالہ دیا کہ اس کے صفو نمبر ۷۷ ج ۵ میں بھی اسی طرح ہے۔ (مترجم نے وہ پہلے نقل کر دیا ہے اور حامدیہ کے حوالہ سے ابن حجر کا قول نقل کیا جو مترجم نے فتح الباری کے حوالہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔)

یعنی شرح بخاری اور بنایہ شرح حدایہ کا حوالہ بھی مذکورہ ہو چکا ہے۔

رد المحتار میں علامہ شاہی فرماتے ہیں

اختلاف فی المسنون فی الشادب هل هو الفص او الحلق لبوں میں قص (کوتاہ کرنا) سنت ہے یا حلق؟ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض متأخرین کے نزدیک مذهب قص کوتاہ کرنا ہے ملک العلماء علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور امام طحاوی نے کہا قص حسن اور حلق احسن ہے اور یہی ہمارے ائمہ کا قول ہے (بحوالہ نہر الفائق) (رد المحتار جدید مطبوعہ ص ۵۵۰ ج ۲)

جلد راوس میں قیل نہ کے تحت لکھتے ہیں

شی علیہ فی الملتقی و عبادۃ المجبی بعده مادر مز للطحاوی حلقة
سنۃ و نسبہ الی ابی حنیفہ و صاحبہ الفص منه حتی یوازی الحرف

الا علی من الشفۃ العلیا بالاجماع ۱۰ (ردمخارص ۲۰۷ ج ۶)

ملتقی میں اسی طرف کئے ہیں اور صحیح میں امام طحاوی کی طرف اشارہ کرتے ہونے کہا
مونذ نہ سنت ہے اور یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور قص کا بالاتفاق معنی ہے
بالوں کو تاہ کرنا اور پرواں ہونٹ کا کنارہ نظر آئے اور ظاہر ہو جائے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے اس بارے کوئی نص نہیں دیکھی اُنکے اصحاب
میں سے مرنی اور بیع کو دیکھا ہے وہ احفاء کرتے تھے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے امام
سے ہی یہ عمل لیا ہو گا۔

لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا نذهب سر اور لبوں کے بارے میں احفاء ای حلقت تصریر
سے افضل ہے ابو بکر اثرم نے کہا ہے امام احمد کو دیکھا سخت احفاء کرتے تھے۔ الحدیقه
الندیہ میں "احفووا الشوارب" حدیث شریف کے تحت رقمطراز ہیں
کہ اسی معنی میں انہوں کو الشوارب دوسری روایت ہے اور اس سے مراد "بالغو افی
ازالۃ ماطال منها حتی یتبین الشفعة تبیانا ظاهر اند باوقبل وجوبا واما
حلقه بالکلبة فمکروه على الاصح عند الشافعیة وصرح مالک
بدعة و اخذ الحقيقة بظاهر الحديث فسنوا حلقة (ص ۳۹۶ ج ۲) جو
بال ہونٹ پر ظاہر ہوں انکو زائل کرنے میں مبالغہ کروتا کہ ہونٹ بالکل واضح نظر آئے
یہ مستحب ہے اور بعض نے کہا واجب ہے شوافع کے نزدیک بالکل مونذ ناصح قول کے
مطابق مکروہ ہے اور امام مالک نے اسکے بدعت ہونے کی تصریح کی اور احناف نے
ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے سنت کہا۔

سوال عالمگیری میں محیط سے نقل کرتے ہوئے کہاں کے بال موذنے سنت ہیں یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور شرح معانی الآثار میں ہے کوتاہ کرنے سے حسن اور احفاء احسن اور افضل ہے اور یہ ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے۔

جواب تنقیح الحادیہ میں ہے امام اعظم فرماتے تھے کہ احفاء تقصیر سے افضل ہے اور عمدۃ القاری میں ہے احفاء قص سے افضل ہونے کی وجہ سے امام طحاوی نے باب حلق الشارب سے تعبیر کیا ہے اور اس میں فرمایا جمہور سلف احفاء الشارب کو کوتاہ سے افضل ہے (الی آخرہ) یعنی علی الحدایہ میں (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) حلق سنت اور کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں ہے کہ قص سے حلق احسن و افضل ہے یہی ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے اور رد المحتار کوتاہ کرنا حسن اور موذننا افضل ہے یہی تینوں ائمہ کا قول ہے حدیقه میں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے احناف نے حلق کو سنت کہا

خلاصہ کلام فتح القدر، بحر الرائق، کفایہ علی الحدایہ، عنایہ علی الحدایہ اور مختلص میں ایک ہی قول ہے شارب کا موذننا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ ”یفعله الصوفیہ وغیرہم“ صوفیائے کرام اور انکے علاوہ لوگ کرتے ہیں بحر الرائق اور فتح القدر میں پہلے آچکا ہے مقصود بالوں کا زائل کرنا ہے جس چیز سے بھی ہوتی ہو یا استرا لیکن استرے سے آسانی ہوتی ہے۔

اور اس بیان سے بدائع کی تردید ہو گئی کہ قص سنت ہے حلق نہیں۔

اور احکام المذاہب میں ہے امام اعظم اور صاحبین کا مذہب سراوریوں کے بالوں کے بارے میں احفاء یعنی حسن ہے جو کہ تقصیر سے افضل ہے اس سے صراحت معلوم ہوتا ہے کہ مذہب حنفیہ میں کوتاہ کرنا کہ ہونٹ کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور ان کا موذننا

دونوں شروع ہیں (حدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیارہ ص ۲۷)

نوت: حلق کو بدعت کہنا درست نہیں کیونکہ بدعت سے یہ کی اصل نہیں ہوتی قرآن مجید میں اور نہ حدیث نہ ظاہراً اور نہ اشارہ جب کہ حلق کی اصل موجود ہے جیسا کہ نسائی شریف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مردی ہے "احلقو الشوارب" لبوں کے بالوں کو حلق کرو (کذافی تخفیح اور احکام المذاہب) لبوں کے بال موٹنے پر بدعت کا اطلاق کرنا کتب معتبرہ کی تصریحات کے خلاف بھی ہے "ان الشادرب مقصود بالحلق کما یفعله الصوفیہ وغيرہم" (کسافی فتح القدير وبحرانق دغیرہم) جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اور حدیث "لیس من من حلق الشادرب" جو لبوں کے بال موٹنے وہ ہم سے ہیں "فتح الباری" میں حافظ ابن حجر فرمایا کہ حلق کی نفی میں اس حدیث سے استدلال کرنا غلو ہے۔

پس اسکو تخفیح پر محمول کیا جائیگا یا اسکی تاویل ہوگی یا اس پر دیگر احادیث کو ترجیح دی جائیگی۔
محقق صاحب! وقت، حال، مکان اور زمان تقاضا نہیں کرتا کہ کچھ لکھا جانے آپ کی شدید خواہش پر جکلف اہل اللہ کی خدمت کیلئے یہ چند سطریں تحریر کی ہیں والباقي عند الباقي ان شاء الباقي - باقی انشاء اللہ ملاقات پر وضاحت ہوگی دوسرے یہاں کے باشندے بخوبیت ہیں لله الحمد والمنة على ذلك النعما والالا
و بالخصوص على نعمة الاسلام و متابعة سيد الانوار صلوات الله عليه فانه ملاك الامر ومدار النجاة ومناط الفوز بالسعادة الأنبوية والآ
خرافية ثبتنا الله سبحانه وآيا أكر على ذلك

فقریب الرحمن

مسئلہ جزء الاسباب

یعنی

شلوار کو ٹخنے سے اور پر کھنے کا مسئلہ

تألیف

حضرت مفتی احمد الدین توکیر وی سیفی

مسئلہ اسیال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

اسیال کے متعلق احادیث مبارکہ

عَنْ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَوْبَةَ خِيلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تکبر سے کپڑا المبا کیا تو روز محشر اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَقِّيِّ ازْارِيِّ
يَسْتَرُّ خَيْرَ الْأَنْوَارِ إِنَّمَا أَتَاهُ اللَّهُ عَزَّ ذِيَّلَهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَصْنَعُهُ خَيْلَاءُ
(بخاری ص ۸۶۰ ج ۲ مسلم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری چادر کی طرف ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ بار بار کوشش کروں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو ان میں سے نہیں جو تکبر کی نیت سے کرتے ہیں۔

۲۔ قَالَ مَعَاوِيَةُ بْنُ دَثْلَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَرَوْبَةَ مَخِيلَهِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَلَتْ لِمَعَاوِيَةَ أَذْكُرُ ازْارَهُ
قَالَ مَا خَصَّ ازْارُ وَلَا قَمِيصًا (بخاری ص ۸۶۱ ج ۲)

محارب بن دثار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان مرتبے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سا جس نے تکبر کی وجہ سے کپڑا کھینچا قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے محارب بن دثار سے استفسار کیا کہ چادر کی تخصیص کی؟ انہوں نے فرمایا چادر (تہہ بند) قیص وغیرہ سے تخصیص نہیں فرمائی مطلق کپڑے کا ذکر کیا۔

۳- عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال یا ینظر اللہ یوم القيامہ الی من جرازارة بطرا (متفق علیہ، مسلم ص ۱۹۵ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے تہہ بند کو نیچے رکھتا ہے۔

۴- عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف یعنی ما رجل یجرازارة خسف به فهو یتجلجل فی الارض الی یوم القيامہ (بخاری ص ۲۸۶ ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر سے اپنی تہہ بند نیچے لٹکاتا ہے وہ زمین میں قیامت تک دھستار ہے گا اس حالت میں کہ اس کی چینیں نکلتی ہوں گی۔

۵- عن الی هریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ما اسفل من الكعبین من ازار فی النار (بخاری ص ۲۹۲ ج ۸۶ نسائی ص ۲۹۳ ج ۲)

حضرت الی هریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہہ بند (شلوار) کا جو حصہ نکنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہو گا۔

۶- عن سالم عن ابیه عن ابن عمر رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ ﷺ

**الاسبال فی الازار و القمیص والعمامہ من جر ثوبہ من الخیلاء لا ينظر اللہ
اللہ یوم القيامہ (نسائی ص ۲۹۵ ج ۲ - ابو داؤد ص - ابن ماجہ ص ۲۶۳)**

حضرت سالم اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بال تھے بند (شلوار) قمیص اور عمامہ میں ہے۔ جس
نے تکبر سے کپڑا المباکیا قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(۷) عن ابن عباس رضی الله عنه عن النبي ﷺ قال ان الله تعالى لا ينظر
الى مسبل ازارہ (نسائی ص ۲۹۳ ج ۲ - کنز اعمال ص ۳۱۵ ج ۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ تھے بند کانے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۸) عن ابی جری جابر بن سلیم رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ
ارفع ازاك الى نصف الساق فان ایمت فالی الكعبین واياك واسبال الازار فانها
من المخملاته والله لا يحب المخللات (ابوداؤد ص ۲۱۰ ج ۲ با الفاظ مختلف مصنف ابن
ابی شیبہ ص ۲۸ ج ۶)

ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف دعیتیں
کرتے ہوئے فرمایا تھے بند کو لٹکانے سے بچ کر یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

(۹) عن ابی هریرہ رضی الله عنه قال بينما رجل يصلی مسبلا ازارہ فقال له
رسول الله ﷺ اذهب فتووضنا فذهب فتووضنا ثم جاء فقال اذهب فتووضنا فقال له
رجل بـ رسول الله مالک امرته ان يتوضأ ثم سكت عنه ثم قال انه کی بصیرت
وهو مسبل ازارہ وان الله لا يقبل صورة رجل مسبل (ابوداؤد ص ۱۰ ج ۲)

حضرت ابو ہریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا یا جاؤ دوبارہ وضو کر۔ وہ وضو کر کے آیا تو پھر اسے فرمایا جا پھر وضو کر۔ چنانچہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اسے بار بار وضو کرنے کا حکم کیوں دے رہے ہیں۔ تو تھوڑی دیر خاموشی کے بعد فرمایا کہ یہ شخص اپنی تھہ بند لٹکوں کے نیچے کر کے نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اللہ تعالیٰ اسے اسے دالے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

(۱۰) عن الی ذرد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لَا تُقْبِلُ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ
يُوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عذابٌ أَلِيمٌ الْمُنَانُ بِمَا أَعْطَارَهُ وَالْمُسْبِلُ أَزَارَهُ وَالْمُنْفَقُ
سُلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ (نائل ص ۲۹۳ ج ۲)

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین اشخاص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ نمبر ۱. دینے کے بعد احسان جتنا نہیں دیا جائے والا۔ نمبر ۲. اپنی تھہ بند لٹکانے والا۔ نمبر ۳. جھوٹی قسم سے اپنے مال و اسباب کو رواج (شهرت) دینے والا۔

(۱۱) عن ابن عمر قال مررت برسول اللہ ﷺ و فی ازاری استرخاء فقال
عبدالله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحرراها بعد فقال
بعض القوم الى اين قال الى انصاف الساقين (مسلم ص ۱۹۵ ج ۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر اور میری تھہ بند ڈھیلی تھی تو فرمایا تھہ بند اوپنجی کرو عبد اللہ میں نے اوپنجی کی۔ پھر فرمایا زیادہ اوپنجی کرو میں نے اور زیادہ اوپنجی کر لی۔ اس کے بعد کبھی اس سے

نچی نہیں ہونے دی۔ کسی نے پوچھا کہاں تک اونچی کرائی تھی تو عبداللہ نے فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

(۱۲) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أذرة المسلم إلى نصف الساق ولا حرج أولاً جناح عليه فيما بينه وبين الكعبتين وما أسفل من الكعبتين فهو في النار من جرازارة بطر الم ينظر الله إليه (ابوداؤ دس ۲۱۲ ج ۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مسلمان کی تہہ بند نصف پنڈلی تک ہوتی اور انہوں سے اوپر تک کوئی عکنا نہیں۔ جو انہوں
سے نیچے ہوگی پس وہ دوزخ میں ہوگی۔ جس نے تکبر کی بناء پر تہہ بند لائی کائی تو
اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۱۳) عن عكرمة رضي الله عنه رأى ابن عباس رضي الله عنه يا تزر في ضع حاشيه ازاره من مقدمه على ظهر قدمه ويرفعه من منوخره قلت لم تاتر
هذه الازاره قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتر زها (ابوداؤ دس ۲۱۲ ج ۲)

حضرت عکرمه رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ کو تہہ بند باندھے دیکھا کہ اس کا اگلا حصہ قدموں کو چھوڑ رہا ہے اور پیچلا انہوں
سے اوپر کیا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس طرح باندھنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا
میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تہہ بند باندھے دیکھا۔

(۱۴) عن عائشه رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما
تحت الكعب من الازار في النار (مصنف ابن أبي شيبة ج ۲۸ ج ۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنا کہ تھہ بند کا جو حصہ گھنٹوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہو گا۔

(۱۵) عن عبد الله بن أبي الهذيل قال سال ابو بکر رضي الله عنه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن موضع الازار فقال مسرق الساق لا خير فيما اسفل من ذالك ولا خير فيما فوق ذالك (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۸ ج ۶)

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابو ہذیل سے مردی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام تھہ بند کے متعلق سوال کیا تو فرمایا گھنٹوں سے نصف پنڈلی تک نہ اس سے اوپر باندھنے میں کوئی بھلائی ہے اور نہ اس سے نیچے کرنے میں کوئی خیر ہے۔

(۱۶) عن مجاهد رضي الله عنه قال كان يقوم من مس ازاره كعييه لم تقبل صلاته قال و قال زد من مس ازاره الأرض لم تقبل له صلاة (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۷ ج ۶)

حضرت مجاهد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی تھہ بند اس کے گھنٹوں کو مس کرے تو اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ اور فرمایا کہ زر کہا کرتے تھے جس شخص کی تھہ بندز میں کو لگئے تو اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔

(۱۷) عن ابن مسعود رضي الله عنه قال دخل شاب على عمر مجلل الشاب بشني عليه قال فرأه عمر يجر ازاره قال يا ابن أخي ارفع ازارك فإنه انتى لربك وانقى اثوبك قال فكان عبد الله يقول يا عجب العمران رأى حق الله عليه فلم يمنعه ما هو فيه ان تكلم به ○

حضرت عبد الله بن مسعود رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمر

بنی اہل دد کے پاس آ کر آپ کی تعریف کرنے لگا۔ آپ نے دیکھا کہ اس کی تہہ بند بخوبی سے بیچھے ہے تو فرمایا بھتیجے تہہ بند کو اوپر کر لے کہ اس میں زیادہ تقویٰ ہے اور زیادہ نفاست ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تعجب آتا ہے کہ حق کہنے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۸) عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال مرباہی هریرۃ رضی اللہ عنہ فتنی من
تریش وہو یجر سبلہ فقال این اخی اینی سمعت رسول اللہ ﷺ کی قول من جر ثوبہ
من الغیلا لعنة ينظر الله اليه يوم القيمة (مصنف ابن الیثیب ص ۲۶ جلد ۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ آپ کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزر اس کی تہہ بند میں اس بال تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے تھے سنائے ہے کہ جس شخص نے تکبر سے کپڑا کھینچا تو قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

(۱۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبي ﷺ نہی عن جر الازار (ابن الیثیب ص ۲۶ ج ۶)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہہ بند و خنکوں سے بیچ کرنے سے منع کیا۔

(۲۰) عن المغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ أخذ بحجزة سفیان بن ابی سہیل فقال يا سفیان لا تسیس ازارك فان الله لا ينظر
إلى المسبلين (صحیح ابن حبان ص ۲۵۹ ج ۱۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہیں نے

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سفیان بن ابی سہیل کے دامن کو پکڑ کر فرمایا اے سفیان اپنی تہہ بندخنوں سے نیچے نہ کر کے اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

(۲۱) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ ﷺ عضلہ ساقی فقال ها هنا موغم الازار فان ایمت فها هنا ولا حق للازار فی الكعبین
 (صحیح ابن حبان ص ۲۶۲ ج ۱۲)

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پنڈل کے موٹے حصے کو پکڑ کر فرمایا یہاں باندھ لو کیونکہ خنوں پر چادر کا حصہ نہیں (خنوں پر چادر نہ آئے) ۔

(۲۲) دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علامہ المناقق تطویل سراویلہ فمن طول سراویلہ حتی یدخل تحت قد میہ فقد عصی اللہ و رسولہ ومن عصی اللہ و رسولہ ففی النار (کنز العمال ص ۳۱ ج ۱۵)
 منافق کی نشانی شلوار کو لمبا کرنا ہے۔ جس نے شلوار کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے آجائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول ﷺ کی فرمانی کی تو اس کا نہ کانہ آگ ہے۔

(۲۳) عن ایمہ عن صفیہ بنت ابی عبید الہا اخبر تھے ان امر سلمہ زوج النبی ﷺ انہا قالت لرسول اللہ ﷺ ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال تر خسی شبرا قالت امر سلمہ اذا ینکشف عنہا قال فذر ام لاتزید علیہ (موطا امام مالک ص ۱۰۷ ابو داود ص ۲۱۵ جلد ۲)

عبداللہ بن مسلم مالک، ابو بکر، نافع، صفیہ بنت ابی عبدیم سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی میں نے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی اگر بالشت تک دراز کرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر امام سلمہ نے عرض کیا کہ ستر تو پھر بھی کھل جائے گا آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھایا جائے۔

(۲۴) عن ام سلمتہ عن النبی ﷺ یہذا الحديث قال ابو داؤد رواه ابن اسحاق وایوب بن موسی عن نافع عن صفیہ (ابوداؤد ص ۲۱۵)

ام حاصم بن موسی، عیسیٰ عبدیل نافع، سلیمان بن یسراہم سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت کی ہے ابو داؤد فرماتے ہیں، کہ اس روایت کو ابن اسحاق اور ایوب نے بواسطہ نافع صفیہ ذکر کیا ہے۔

(۲۵) عن ابن عمر قال رخص رسول الله ﷺ لامهات المؤمنين في الذيل شبرا ثم ستزده فرادهن شبرا فكن يرسل الينا فنذر لهن ذراعا (ابوداؤد ص ۲۱۵ جلد ۲)

سدود حکی زید ابوالصدیق ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے واسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تھی۔ انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپ کی بیویاں کپڑا ہمارے پاس بھیجنے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے ناپ دیتے۔

(۲۶) عن عبدالله رضي الله عنه بن عبيده بن عمير قال قال رسول الله ﷺ صاحبوا رفعوا ازركم. ارفعوا رفعوا قال فرفعوها الى ركبهم ثم قال

احفظو احفضو احفضوا فخypoها الى انصاف سوqهم ثم قال اى رايت
الملائكة ولباسهم هكذا او ازهم هكذا (مصنف عبدالرازاق ص ٨٢ ج ١)

حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمر رے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں صاحبہ کرام
سے فرمایا اپنی چادروں کو اونچا کرو۔ اونچا کرو تو صحابہ کرام نے اپنے
گھٹنوں تک اونچی کر لیں پھر فرمایا نیچے کرو۔ نیچے کرو تو صحابہ کرام نے اپنی
نصف پنڈلیوں تک نیچے کر لیں۔ پھر فرمایا میں نے فرشتوں اور ان کے لباس یا ان کی
چادروں کو اسی طرح دیکھا۔

(٢٧) عن الاشعـت رضي الله عنهـ بن سليمـ قال سمعـت عمـتـي مـحدثـ عنـ
عمـها قالـ يـعنـما اـنا اـمـشـي بـالـمـدـيـنـه اذا اـنسـان خـلـفـي يـقـول اـرـفع اـزارـكـ فـالـهـ اـنـقـيـ
وابـقـيـ فالـتـفتـ فـلـذـاهـو رـسـولـ اللـهـ مـلـيـكـ قـلـتـ يـارـسـولـ اللـهـ مـلـيـكـ اـمـاهـيـ بـرـدةـ مـلـحـاءـ
قالـ اـمـالـكـ فـي اـسـوـةـ فـنـظـرـتـ فـاـذـا اـزـارـهـ الـىـ نـصـفـ سـاقـيـهـ (شـاملـ تـرمـذـيـ صـ ٨)

اشـعـتـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـ اـپـنـیـ پـھـوـپـھـیـ اـوـرـوـہـ اـپـنـےـ چـچـاـ سـےـ روـایـتـ کـرـتـےـ ہـیـںـ کـہـ مـیـںـ
مـدـيـنـهـ مـیـںـ چـلـ رـہـاـ تـھـاـ کـہـ بـیـچـھـےـ سـےـ اـیـکـ شـخـصـ نـےـ مجـھـےـ کـہـ اـزـارـاـوـ پـرـ کـرـلـوـ اـسـ طـرـحـ
تـقـوـیـ زـیـادـہـ اـوـرـ بـقـاءـ زـیـادـہـ ہـےـ اـوـرـ اـیـکـ روـایـتـ اـنـقـیـ ہـےـ طـہـارـتـ وـنـفـاسـتـ زـیـادـہـ ہـےـ
مـیـںـ نـےـ بـیـچـھـےـ مـزـکـرـدـ یـکـھـاتـوـہـ رـسـولـ اللـهـ مـلـيـكـ قـلـتـ تـھـےـ مـیـںـ نـےـ مـعـذـرـتـ کـیـ کـہـ یـہـ کـامـ کـاـجـ
کـےـ کـہـ ہـیـںـ توـ آـپـ مـلـيـكـ نـےـ فـرـمـاـیـ تـھـےـ مـیرـ اـطـرـیـقـہـ پـسـدـنـہـیـںـ؟

(٢٨) عن اـیـاسـ بنـ سـلـمـهـ بنـ اـکـوـءـ عنـ اـبـیـهـ قالـ کـانـ عـشـمـانـ یـاـ تـزـرـ الـیـ
نـصـفـ سـاقـيـهـ وـقـالـ هـكـذا اـزـرـةـ صـاحـبـیـ یـعـنـ النـبـیـ مـلـيـكـ (شـاملـ تـرمـذـيـ صـ ٨)
یـاـسـ رـضـيـ اللـهـ عـنـہـ بنـ سـلـمـهـ بنـ اـکـوـءـ اـپـنـےـ بـاـپـ سـےـ مـرـوـیـ ہـےـ کـہـ حـفـرـتـ عـشـمـانـ

فی رضی اللہ عنہ اپنے تہہ بند نصف پنڈل تک رکھتے تھے اور فرمایا کہ اسی طرح میرے صاحب کی ازار تھی، یعنی نبی اکرم ﷺ

(۲۹) عن ابی امامہ بیہقیٰ محدث عن مم رسول اللہ ﷺ اذ لحقنا عمر و بن زدراۃ الانصاری فی حلہ ازار و رداء قد اسبل مجعل رسول اللہ ﷺ ہی باخذ بنا حیہ ثوبہ و بتواضع لله و يقول عبدک وابن عبدک وامتك حتی سمع عمر و فقال يا رسول الله ﷺ ای حمش الساقین فقال يا عمر وان الله قد احسن كل شی خلقہ یا عمر وان الله الا يحب المسبل (الحادیث) (فتح الباری شرح بخاری ص ۲۲۵ جلد ۱۰ بحوالہ المطہر انی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ عمر و بن زرارہ انصاری ازار اور رداء کے لباس میں ملبوس اس مالت میں حاضر خدمت ہوئے کہ ازار (تہہ بند) بخنوں سے نیچے تھی۔ نبی اکرم ﷺ اس کے کپڑے کے دامن کو پکڑ کر عاجزی کے ساتھ فرمانے لگے اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا ہے۔ حضرت عمر نے سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں باریک چکی پنڈلیوں والا ہوں تو آپ نے جواب دیا اے عمر و بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی بڑی اچھی تخلیق فرمائی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار کا نے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۳۰) عن رجل من بنی اسد ان رسول اللہ ﷺ قال لولا ان فيك اثنتين كنت انت انت قال ان واحدة لتكفيهني قال تسيل ازاراك و تو فر شعرك قال لا جرم والله لا فعل (مسنون امام عبد الرزاق ع ۸۳ ج ۱۱)

نبی اسد کے ایک شخص سے مردی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اگر تمھیں دو چیزیں نہ ہوں تو بہت ہی اچھا انسان لگے عرض کیا ایک بھی مجھے کافی ہے فرمایا تھہ بند لٹکاتا ہے اور سر کے بال کا نوں سے نیچے تک لبے ہیں عرض کیا بخدا آئندہ بھی ایسا نہیں کروں گا۔

(۳۱) عن ام سلمہ زوج النبی ﷺ قالت سُنَّة الْبَنِی مَلَكَةٌ لِّهُنَّ ذِيَّلَ الْمُنْرَةَ فقال شبرا فقلت فاذَا تَبَدَّوْ اقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذَرْ رَاعِيَ لَاهِيْدَنَ عَلَيْهِ (سنن دارمي ص ۱۹۱ ج ۲)

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عورت کے دامن کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا ایک بالشت (مرد سے) زیادہ کرے۔ میں نے عرض کیا پھر تو عورت کے قدم نظر آئیں گے تو فرمایا ایک گزر زیادہ لمبا کرے اور اس سے زیادہ دراز نہ کرے۔

(۲۳) عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه قال سأله أبا سعيد الخدري "عن الازار فقال أبا اخبرك بعلم سمعت رسول الله ﷺ يقول ازراة المؤمن الى انصاف ساقيه لا جناح عليه فيما بينه وبين الكعبتين وما اسفل من ذلك ففي النار قال ذلك ثلاث مرات لا ينظر الله يوم القيمة الى من جرازارة بطرا (صحیح ابن حبان ص ۲۶۳ ج ۱۲)

ترجمہ - علاء بن عبد الرحمن اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا ہاں مجھے علم ہے میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ مومن کی ازار نصف پنڈل تک ہے۔ بخنوں تک وہی حرج نہیں اور بخنوں سے نیچے ہے وہ دوزخ میں ہے۔ آپ نے یہ میں بار فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص

کہ ف نظر رحمت نہیں ف رائے گا جو تکبر سے تھے بند دراز کرتا ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔ حاشیہ ابن حبان)

(۳۳) عن مجاهد قال كان يقول من من ازاره كعبه لم تقبل له صلاة قال و قال

لهم من من ازاره الارض لم تقبل له صلوة (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷ ج ششم)

مجاحد فرماتے ہیں کہ جس کی تہ بندخونوں کو مس کرے اس کی نماز مقبول نہیں اور فرمایا زر کا قول ہے جس کی تہ بند زمین کو لگے اس کی نماز مقبول نہیں۔

(۳۴) عن ابن مسعود انه كان يسئل ازاره فقيل له في ذلك فقال انى رجل

حمش الساقين (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے بند دراز کرتے۔ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میری پتلی ٹانگیں ہیں۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ حجر کا بن عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ دیگر صحابہ کرام کی نسبت چادر دراز ہوتی مگر خونوں کو مس نہ کرتی تھی۔

(۳۵) عن خرشیه ان عمر رضی الله عنه دعا بشفرة فرفع ازار رجل عن

كعبه ثم قطع ما كان اسفل عن ذلك قال فكانى انظر الى ذبذبه تسيل

على عقيبه (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹ ج ششم)

خرشیہ سے مردی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قینچی منجا کر اس شخص کی نہہ بند و جو نخنوں سے دراز تھی پکڑ کر کاٹ دی۔ راوی کہتا ہے جتنا حصہ کا، اُسی تعدادہ آج بھی میری نظلوں میں گھوم رہا ہے۔

(۴۳) حضرت ابو سليمان المکتب عن ابیه مارایت علیہ علیہ ازار الا

یحازی الی انصاف ساقیہ

ابو سلیمان المکتب اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا تو ان کی چادر نصف پنڈلی تک بندھی ہوتی تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۰ ج ۲)

(۳۷) عن ابی طاؤوس عن ایہہ قال الازار فوق الکعبین والقمیص فوق الازار الرداء فوق القمیص۔

ابو طاؤوس اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھہ بندخون سے اوپر قیص ازار سے اوپر اور اوپر والی چادر (اور جبہ وغیرہ) قیص سے اوپر ہو۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)

(۳۸) عن عبدالله بن مسلم اخی الزھری قال رایت ابن عمر ازارة الی انصاف ساقیہ والقمیص فوق الازار والرداء فوق القمیص (عبدالرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)

امام زہری کے بھائی عبدالله بن مسلم فرماتے ہیں میں نے عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی تھہ بند نصف پنڈلی پر تھی قیص اس سے اوپر ہو اور اوپر والی چادر قیص سے ذرا اوپر تھی۔

(۳۹) عن ابی اسحاق قال رایت ناسا من اصحابه رسول ﷺ یا تزرون علی انصاف سو قهم فذ کر اسامہ بن زید و ابن عمر و زید بن ارقم والبراء بن عازب (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۶۹ ج ششم)

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو دیکھا وہ تھہ بندیں نصف پنڈلی تک رکھتے۔ ان میں سے چند صحابہ کرام مثلاً حضرت اسامہ بن زید

ابن عمر زید بن ارقم، اور براء بن عازب مکانام ذکر کیا۔

(۲۰) عن ابراہیم قال: بِوَضْعِ الْأَزْارِ مُسْقُ الساقِ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۹۶ ج ششم)

حضرت ابراصم (تابعی) فرتے ہیں تھے بند کی جگہ پنڈل کا موٹا حصہ ہے۔ (نصف پنڈل)

(۲۱) عن ابی العلاء قال رایت علیہما یا تزر فوق السرة

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۲ ج ششم)

ابوالعلاء کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا کہ ناف کے اوپر تھے بند باندھتے تھے۔

(۲۲) عن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ازواج النبی ﷺ میں قابل برخص لہن فی الدلیل ذرائع فکن یناتیجتنا فنذر لہن بالقصب ذرائع

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷ ج ششم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطهرات رضوان اللہ علیہم کو دامن میں ایک گز کی زیادتی کی اجازت تمی پس وہ ہمارے پاس تشریف لاتی تو ہم انہیں کانے سے گز کی پیائش کر دیتے۔

(۲۳) عن الحسن ان النبی ﷺ شبرا الفاطمه شبرا ثم قال هز اقدر ذلیک

(بن ابی شیبہ ص ۳۷ ج ۲)

حضرت جسن سے مردی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک بالشت کی پیائش کی پھر فرمایا "یہ تیرے دامن کی مقدار ہے۔"

اقوال محدثین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "معات" میں فرماتے ہیں
ازار کے اس بال میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔ اس بارے میں وعید شد یہ
بھی بیان ہوئی ہے یہاں تک کہ وضو اور نماز کے اعادہ کا حکم بیان ہوا ہے (جیسا کہ
حدیث نمبر ۹ میں ہے) اور احادیث مبارکہ میں نصف شعبان کی بہت فضیلت بیان
ہوئی کہ اس میں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے مگر لعنت بھیجنے والے۔ شراب کثیر
کرنے والے۔ اور اس بال والے کی مغفرت میں اس رات میں بھی نہیں ہوتی۔ اور
اس بال میں تحقیق یہ ہے کہ یہ تمام کپڑوں میں ہے (جیسا کہ حدیث نمبر ۲ میں فرمایا
(یعنی جو قدر حاجت اور مقدار سنت سے زائد ہو وہ اس بال ہے۔ ازار کی تخصیص اس
لیے ہے کہ اس میں بکثرت اس بال والے واقع ہوتا ہے کیونکہ زمانہ نبوت میں لباس اکثر
رداء اور ازار (اوپر والی چادر اور تہہ بند) پر مشتمل تھا حالانکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی حدیث میں فرمایا کہ اس بال ازار اور قیص میں ہے جس نے ان کو لباس کیا تکبر
کی وجہ سے (الحمد لله) اور دوسری حدیث ابن عمر ہی سے مردی ہے اس میں مطلق
ثوب (کپڑے) کا ذکر ہے۔ ازار میں اصل اور عزیمت یہ ہے کہ نصف پنڈلی
تک ہو کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار اسی طرح تھی اور ارشاد بھی فرمایا کہ مومن کی
ازار نصف پنڈلی ہے۔ نخنوں سے اوپر تک رکھنا اس میں رخصت ہے جیسا کہ فرمایا
جو نخنوں سے نیچے ہو گی، پس وہ حرام ہے۔ جبکہ اور قیص کا بھی بھی حکم ہے۔ قیص کے
بازوں میں یہ حکم ہے کہ گنوں تک ہوں۔ عمارت میں اس کا شاملہ وعدہ نصف کرے

زاں کرنا اسکا میں شارہ ہو گا اور عذر پر کاس سے نیچے ہونا اور زانڈ ہونا بدعت اور حرام ہے۔ آج کل ججاز کے بعض شہروں میں لمبائی کا روانج پڑھ کیا ہے یہ سنت کے خلاف اور اسراف ہے جو مال خالع کرنے کا موجب ہے۔

پس ان میں سے جو بطریق تکبر و خیلاء و بطر کے زائد اور اسکا ہو گا وہ حرام ہے جو بطور عرف و عادت کے ہو اور قوم کا شعار بن جائے۔ وہ حرام نہیں البتہ اسراف کی بناء پر اس میں کراہت ضرور ہے اور عورتوں کے حق میں ستر کی وجہ سے مردوں سے ایک بالشت سے ایک گز تک لمبارکہ کننا مستحب ہے۔ جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (حدیث نمبر ۲۳) میں ہے۔ (المعات بحوالہ حاشیہ نمبر ۱۲ بن ماجد ص ۲۶۳ اشاعت

المعات ص ۵۲ ج ۳)

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
مرد کو جائز نہیں کہ اس کا کپڑا انہوں سے نیچے ہو اور نہ اس کو کہنا جائز ہے کہ
”میں تکبر کی نیت سے نیچے نہیں رکھتا“ کیونکہ الفاظ کے اعتبار سے نہیں اس پر مشتمل ہے۔ جہاں لفظ نگی شامل ہو وہاں اس کی تعلیل بیان کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ دامن کا لمبا کرنا تکبر پر دال ہے (حاشیہ بخاری ص ۲۸۶ ج ۲)

علاوہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اسکا جرثوب ہوتزم ہے اور جرثوب تکبر ہوتزم ہے۔ جس کی تائید احمد بن نسیع کی حدیث میں ہے۔ جوابِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ درمیان حدیث کے فرمایا چادر لبی کرنے سے فتح کہ یہ تکبر سے ہے (حدیث نمبر ۸)۔ نیز اس میں اسراف بھی پایا جاتا ہے۔ جو حرام ہے۔ پھر اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔ جیسا

کہ حدیث جس کو حالم نے متدرک میں صحیح کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے۔ نیز اس صورت میں کپڑے کے نجس ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے اور اسال میں تکبر کا گمان پایا جاتا ہے۔

(خلصاً حاشیہ بخاری شریف ص ۲۲۵ جلد دوم فتح الباری ص ۲۲۵ جلد ۱۰)

پھر فرمایا ہم نے اس بارے میں روایت کیا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے چادر لک کر ٹخنوں سے نیچے ہو جانے کے بارے میں اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے رخصت عطا کرتے ہوئے فرمایا تو ان میں سے نہیں کیونکہ آپ ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طہارت باطنی کو جانتے تھے۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ خیلاء و تکبر سے نہیں لٹکاتے بلکہ کمزور کارنجیف بدن ہو جانے کی وجہ سے چادر مغضوب نہیں رہتی تھی بلکہ ڈھیلی ہو جایا کرتی تھی تو آپ نے ان کو رخصت عطا فرمائی اور ان کا عذر قبول فرمایا (معالم السنن ص ۱۹۵ جلد ۳، بحوالہ فیض الباری ص ۲۷۳ جلد ۲)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے نبی کو عموم پر محمول کیا تھا ورنہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہی احتفاف کا سلک ہے کہ خیلاء تو بذات خود منوع ہے اور جرثوب ہمارے نزدیک مطلقاً منوع محلہ کے ساتھ مخصوص نہیں جیسا کہ شوافع مخصوص کرتے ہیں۔ (فیض الباری ص ۲۷۳ جلد ۲)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قیص اور ازار میں نصف پنڈلی تک رکھا مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا

کراہت جائز ہے۔ بالجملہ قدر حاجت اور لباس میں معتاد سے زائد مکروہ ہے۔ اور ظاہر ہے عادت سے مراد عادت شریعی ہے۔ ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ میں جو نخنوں سے اور پر رکھتے اور اگلیوں والی جانب بازو درابر تھے۔

(مرقات ص ۲۳۹ جلد ۸)

مولانا عبدالحی لکھنؤی فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ میرک نے کہا بعض احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اس بال کی حرمت تکبر کی بناء پر ہے اور بعض علمانے فرمایا کہ بعض دیگز احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق اس بال حرام ہے خواہ تکبر ہو یا نہ ہو جیسے بخاری کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جو نخنوں سے نیچے ہوں وہ آگ میں ہے اور حدیث ہے ”بے شک ازار لٹکانے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا“ اور حدیث شریف ہے کہ ازار کا کھینچنا تکبر سے ہے۔

پس کپڑے کا لبا کرنا (نخنوں سے نیچے ہو جائے) مطلقًا ممنوع ہوا اگرچہ تکبر کی وجہ سے اشد کراہت ہے (حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

دوسرے مقام پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس بال سے جو مباح فرمایا ہے وہ صرف ضرورت کے تحت اجازت دی ہے کیونکہ رامن کے ذھیلا کرنے سے منع کرنے کے بعد جو عورت کو اس بال کا حکم دیا ہے وہ صرف انتی مقدار کہ جس سے وہ اپنا ستر قائم رکھ سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شلوار اور چادر وغیرہ کو نخنوں سے اور پر رکھنا واجب اور نیچے کرنا حرام ہے

(حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

اقوال فقہائے کرام

علامہ ابن عابد میں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تکرہ للرجال السراويل التي تقع على ظهر القدمین عتابہ (رد المحتار ص ۳۵۱ جلد ۶)

مردوں کے لیے شلوار لمبا کرنا کہ جس سے پانچ پاؤں کو مس کریں مکروہ ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم نے بھی یہی لکھا ہے (بحر الرائق ص ۱۹۰ ج ۸)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ پڑوں میں تقصیر سنت ہے اور ازار و قیص میں اسال بدعت ہے۔ مردوں کے لیے نصف پنڈل تک سراويل و ازار وغیرہ ہونی چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص)

رقم الحروف عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا احادیث میں بطور تکبر دامن کو لمبا کرنے سے بعض میں منع فرمایا اور بعض میں مطلقًا منع فرمایا ہے۔ اور فقہائے کرام نے مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے فرمایا صرف تکبر سے دامن لمبا کرنا حرام ہے اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے۔

صوفیائے کرام خصوصاً حضرات نقشبندیہ رخصت کی بجائے عزیمت پر عمل کرتے ہیں۔ بدعاوں کی جگہ سنن پر عمل خواہ غیر موكدہ اور سنن عادیہ ہی کیوں نہ ہوں، عمل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ جو عمل رسول پاک ﷺ نے کیا ہو خواہ زندگی میں ایک بار ہی کیا ہوا اس پر عمل کرنا ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے اس مباح عمل سے جسے آپ نے نہ کیا ہو بشرطیکہ بعد میں اس کا عکس ثابت نہ ہو یا ممانعت نہ آئی ہو تکبر چونکہ غیر محسوس صفت رذیلہ ہے جب تک مومن کا نفس نفس مطمئن نہ ہو جائے کسی نہ کسی صورت

میں موجود رہتا ہے۔ اس لیے نفس مطمئن ہونے سے قبل انسان کا کہنا انسان کا کہنا کہ
میں تکبر کی وجہ سے شخص نیچے شلوار نہیں رکھتا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ نیز صحابہ کرام اور خود نبی
اکرم ﷺ کے پاس اگر کوئی ایسا شخص آتا جس کی شلوار یا تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوتی تو
اسے اوپر کرنے کی ہدایت فرماتے بلکہ حضرت عمر بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا عذر بھی
حضور اقدس ﷺ نے قبول نہ فرمایا

حضرت اشعت رضی اللہ عنہ بن سلیم کے دادا کو فرمایا کہ کیا میرا طریقہ تجھے پسند
نہیں؟ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شلوار کے پانچ ٹخنوں سے نیچے رکھنے آپ
ﷺ کو بہت ناپسند تھے۔ تو جو چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ناگوار ہو، اس کو
اختیار کرنے سے مسلمان کو گزیز کرنا چاہیے نہ کہ اس پر اصرار کیا جائے۔ اور بالخصوص
علمائے کرام کو تو عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

شیخ الشافعی خواجہ عثمان ہارونی کا ملفوظ جو آپ کے خلیفہ اکبر حضرت سیدنا ہند
الوالی خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ نے جمع کیا نقل کیا جاتا ہے تاکہ واضح
ہو جائے کہ صوفیائے کرام کس طرح اس کا اہتمام کرتے تھے۔

مجلس نمبر ۲۶

شلوار کے پانچ دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے
فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے
فرمایا کہ شلوار کا پانچ دراز کرنا مناقوں کی علامت ہے۔ اور جو شخص شلوار کا پانچ دراز
کرتا ہے اور پاؤں کے نیچے تک لٹکاتا ہے تو ایسا شخص خدا اور اس کے رسول ﷺ کا
نافرمان ہے پھر فرمایا جو شخص شلوار کے پانچ دا اس قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے

تک لٹکے تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت بھجتے ہیں اور اس کے بدن کے
ہر بال کے بد لے دوزخ میں اس کے لئے ایک مکان تیار ہوتا ہے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ، نے فرمایا جو لمبا تمبند باندھتا ہے وہ منافق ہے اور جو اپنی آسمیں دراز کرتا
ہے وہ لعنتی ہے نیز حضرت ہارونی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں نضول
خرچی نہ کریں کیونکہ رسول خدا ﷺ نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع
فرمایا ہے اور دو چیزوں کے بد لے عذاب ہوگا۔ کفن زیادتی دوسرا پائچا دراز کرنے
سے۔ الحمد للہ علی ذالک

رقم المحرف

احمد الدین سیفی تو گیردی عفی عنہ اتسین

حجت علیہ
 اکابر الخ
 مسائل طهارات
 جزا الابل
 الحجۃ بالہدایہ
 جواب الاستفہاد
 حجت مشریف
 کا ثبوت
 محمد عذر علی
 تفسیر علی
 الحجۃ بالہدایہ
 کامیل
 سوچیا کھون
 دلی اللہ
 کی پرواں
 الدرا بھیک
 نب جواز الوری

